174560 ـ رضاعی پھوپھی سے شادی کر لی

سوال

میرے دادا جان نے عورتوں سے شادی کی ایك تو میرے والد صاحب کی والدہ تھیں، اور میرے والد صاحب کی بھی دو بیویاں ہیں... میری والدہ دوسری بیوی ہیں.... والد صاحب کی دوسری بیوی سے بھی میری ایك بہن ہے... اس نے میرے دادا جان کی دوسری بیوی کا پیٹ بھر کردودھ پیا ہے.... تو کیا میرے والد صاحب اس کے رضاعی بھائی بنتے ہیں، اور کیا وہ میری رضاعی پھوپھی لگتی ہیں ؟؟
یہ علم میں رہے وہ میرے چچا کے بیٹے کی بیوی ہے... تو کیا وہ اس کی رضاعی پھوپھی لگتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب کوئی بچی کسی عورت کا پانچ بار اور پانچ رضعات دودھ پي لے تو دودھ پلانے والی عورت اس کی رضاعی ماں اور اس کا خاوند بچی کا رضاعی باپ بن جائیگا، اور اس دودھ پلانے والی یا اس کی دوسری بیویوں سے اس کی ساری اولاد دودھ پینے والی بچی کے رضاعی بہن بھائی بن جائیں گے.

اس بنا پر اس بچی نے جب اپنے دادا کی بیوی کا دودھ پیا تو دادا اس بچی کا رضاعی باپ بن گیا، اور وہ بچی اس کے سارے بیٹوں کی رضاعی بہن بن جائیگی، اس طرح وہ آپ کے والد کی رضاعی بہن اور آپ کی رضاعی پھوپھی بن جائیگی.

اور آپ کا چچا جو آپ کے والد کا بھائی ہے اس بچی کا رضاعی بھائی ہوگا، اس لیے آپ کے چچا کے بیٹے کے لیے اس سے شادی کرنا حلال نہیں؛ کیونکہ وہ اس کی رضاعی پھوپھی بنتی ہے، اور اگر واقعتا شادی ہو چکی ہے تو ان دونوں کے مابین علیحدگی کروانا ضروری ہے، اور اگر اولاد بھی پیدا ہو چکی ہے تو اس کی نسبت والد کی طرف ہی ہوگی؛ کیونکہ وہ شبہ کی وطئ کے نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں، اور وطئ شبہ میں نسب کا الحاق کیا جاتا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب بچہ کسی عورت کا پانچ رضعات یعنی پانچ بار دو برس دودھ چھڑانے کی عمر سے قبل دودھ پی لے تو بالاتفاق وہ اس عورت کا رضاعی بیٹا بن جاتا ہے، اور جس مرد کی بنا پر اس عورت کا دودھ آیا ہے وہ شخص اس بچے کا رضاعی باپ بن جائیگا، اس میں مشہور آئمہ کرام کا اتفاق ہے، اور اسے لبن الفحل کا نام دیا جاتا ہے "

اور جب مرد اور عورت بچے کے رضاعی ماں باپ بن جائیں تو ان دونوں کی ساری اولاد اس بچے کے رضاعی بہن بھائی بن جائیں گے؛ چاہے وہ صرف باپ سے ہوں یا پھر عورت کی جانب سے؛ حتی کہ اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور ایك بیوی کسی بچے کو دودھ پلائے اور دوسری بیوی کسی بچی کو دودھ پلائے تو یہ دونوں آپس میں رضاعی بہن بھائی بن جائیں گے، تو آئمہ اربعہ اور جمہور علماء اسلام کے ہاں بالاتفاق ان کے لیے آپس میں شادی کرنا جائز نہیں ہوگا.

اسی مسئلہ کے متعلق ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

" دونوں عورتوں کا خاوند ایك ہی ہے جس کی بنا پر دونوں کو دودھ آیا ہے، مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ بچے کے ساتھ دودھ پینے والی یا اس سے پہلے والی اولاد میں کوئی فرق نہیں یعنی اس بچے کی رضاعت سے قبل پیدا ہونے والی اولاد بھی اس کے بہن بھائی ہونگے.

اور ایسا ہی ہو تو پھر عورت کے سارے رشتہ دار اس بچے کے رضاعی رشتہ دار ہونگے، اور اس عورت کی ساری اولاد اس بچے کے بہن بھائی ہیں، اور اس عورت کے نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں بھی اس بچے کے رضاعی رشتہ دار بن جائیں گے اور اس عورت کے آباء و اجداد اور بہن بھائی اور ماموں اور خالائیں بھی یہ سب اس بچے کے لیے حرام ہو جائیں گے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (34 / 31).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (131564) اور (13357) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.